عام مسلمانوں کے لیے

اہم اسباق

(الدروس المهمة لعامة الأمة باللغة الأردية)

تالیف

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

مترجم

محمد شریف بن محمد شہاب الدین

نظر ثانی

عطاء الرحمٰن ضیاء اللہ

طباعت واشاعت

دفتر تعاون برائے دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض

مملکت سعودی عرب

بسم الله الرحمن الرحيم

مُقَدِّمَة

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ، أما بعد:

عام مسلمانوں کے لیے دین اسلام سے متعلق جن باتوں کا جاننا ضروری ہے انہی میں سے چند باتوں کے بیان میں یہ مختصر کلمات ہیں جن کا نام میں نے **''عام مسلمانوں کے لئے اہم اسباق''** رکھا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس رسالہ کو مسلمانوں کے لیے فائدہ مند بنائے اور میری یہ کوشش قبول فرمائے۔ بے شک وہ بڑا سخی اور کرم نواز ہے۔

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

عام مسلمانوں کے لئے اہم اسباق

پهلا سبق:

سورۂ فاتحہ اور قصار سور

سورہ فاتحہ اور قصار سور یعنی سورہ زلزال تا سورہ ناس میں سے جس قدر سورتیں ہو سکیں انہیں سمجھانا، پڑھانا اور پڑھائی درست کرانا، حفظ کرانا نیز ان باتوں کی تشریح کرنا جن کا سمجھنا ضروری ہو۔

دوسرا سبق:

ارکان اسلام

اسلام کے پانچوں ارکان کا بیان کرنا اور ان میں سب

سے پہلا اور اہم رکن '' لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ''
کی اس کے معانی کی تشریح اور شرائط کی وضاحت کے ساتھ
گواہی دینا ہے۔اس کا معنی یہ ہے:

" لَا اِلٰـــهَ " سے ان سارے معبودوں کی نفی مقصود ہے
جن کی اللہ کے ماسوا پرستش کی جاتی ہے اور "اِلَّا اللّٰـهُ " سے
اس بات کا اثبات ہے کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے
ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔

" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کی شرائط حسب ذیل ہیں:

① - ایسا علم جو جہالت کے منافی ہو۔

② - ایسا یقین جو شک کے منافی ہو۔

③ - ایسا اخلاص جو شرک کے منافی ہو۔

④ - ایسی سچائی جو جھوٹ کے منافی ہو۔

⑤ - ایسی محبت جو نفرت کے منافی ہو۔

⑥ - ایسی اطاعت جو نافرمانی کے منافی ہو۔

⑦ - ایسی قبولیت جو انکار کے منافی ہو۔

⑧ - ان سارے معبودوں کا انکار جن کی اللہ کے ماسوا پرستش کی جاتی ہے۔

اور یہ سب حسب ذیل دو اشعار میں جمع کر دی گئی ہیں:

عِلْمٌ وَ يَقِيْنٌ وَ اِخْلَاصٌ وَ صِدْقُكَ مَعَ
مُحَبَّةٍ وَ انْقِيَادٌ وَالْقَبُولُ لَهَا

وَ زِيْدَ ثَامِنُهَا الْكُفْرَانُ مِنْكَ بِمَا
سِوَى الْإِلَهِ مِنَ الْاَشْيَاءَ قَدْ أُلِهَا

علم، یقین، اخلاص اور سچائی نیز محبت و اطاعت اور ان کی قبولیت اور آٹھویں بات کا اضافہ کیا گیا ہے تیرا ان ساری چیزوں کا انکار جن کو اللہ کے سوا پوجا جاتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی " مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کی گواہی کا مطلب اور اس کے تقاضے بیان کیے جائیں جو حسب ذیل ہیں:

❶ - رسول اللہ ﷺ نے جن باتوں کی خبر دی ہے ان میں آپ کو سچا جاننا۔

❷ - جن باتوں کا حکم دیا ہے ان میں آپ کی اطاعت کرنا۔

❸ - جن کاموں سے روکا ہے ان سے باز رہنا۔

❹ - اللہ کی عبادت اسی طریقہ پر کرنا جسے اللہ اور اس کے رسول نے جائز و مشروع ٹھہرائے ہیں۔

اس کے بعد طالب علم کے لیے اسلام کے باقی ارکان کی وضاحت کی جائے جو حسب ذیل ہیں:

① - نماز ادا کرنا۔

② - زکوٰۃ دینا۔

③ - رمضان کے روزے رکھنا۔

④ - استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرنا۔

تیسرا سبق:

ارکان ایمان

ارکانِ ایمان چھ ہیں:

❶ - اللہ پر ایمان لانا۔

❷ - اس کے فرشتوں پر ایمان لانا۔

❸-اس کی کتابوں پر ایمان لانا۔

❹-اس کے رسولوں پر ایمان لانا۔

❺-روزِ آخرت پر ایمان لانا۔

❻-اس بات پر ایمان لانا کہ بری بھلی تقدیر اللہ کی طرف سے ہے۔

چوتھا سبق:

توحید اور شرک کے اقسام

توحید کی تین قسمیں ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں:

❶-توحیدِ ربوبیت۔

❷-توحیدِ الوہیت۔

❸-توحیدِ اسماء وصفات۔

توحید ربوبیت: اس بات پر ایمان لانا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق اور ہر چیز میں تصرف کرنے والا ہے، اس میں کوئی اس کا شریک نہیں۔

توحید الوهیت :اس بات پر ایمان لانا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے، اس میں کوئی اس کا شریک نہیں، اور یہی "لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ " کا مطلب بھی ہے، کیونکہ اس کا معنیٰ ہے: اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ لٰہذا تمام عبادتیں؛ نماز، روزہ وغیرہ صرف اللہ واحد کے لیے خالص کرنا واجب ہے اور اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے عبادت کا ایک معمولی حصہ بھی کرنا جائز نہیں۔

توحید اسماء وصفات : یہ ہے کہ قرآن کریم اور

احادیث صحیحہ میں اللہ تعالیٰ کے جو اسماء وصفات بیان کیے گئے ہیں ان پر ایمان لایا جائے اور انہیں اللہ کے لیے اس کے شایان شان ثابت کیا جائے ، بایں طور کہ ان اسماء وصفات کے معانی میں کوئی تحریف نہ کی جائے ، انہیں بے معنیٰ نہ کیا جائے ،ان میں اللہ کے لیے کیفیت نہ بیان کی جائے اور نہ ہی مخلوق سے تشبیہ دی جائے ،جیسا کہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ﴾

’’کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے ، اللہ بے نیاز ہے، اس نے کسی کو جنا اور نہ کسی نے اس کو جنا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔‘‘ (الاخلاص)

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَىْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴾

''اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں، اور وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔'' (الشوریٰ:۱۱)

بعض اہل علم نے توحید کی صرف دوقسمیں بیان کی ہیں، اورتوحیدِ اسماء وصفات کوتوحیدِ ربوبیت میں داخل کردیا ہے، اوراس میں کوئی مضائقہ نہیں، کیونکہ دونوں تقسیم کی صورت میں مقصود واضح ہے۔

شرک کے اقسام بھی تین ہیں:

❶ -شرک اکبر۔

❷ -شرک اصغر۔

❸ -شرک خفی۔

شرک اکبر: حالت شرک میں فوت ہونے والے شخص کے عمل کو اکارت کردیتا ہے اور اس کے لیے جہنم میں دائمی عذاب کا موجب ہوتا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَوْ أَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾

''اگر کہیں ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کے اعمال اکارت ہوجاتے جو انہوں نے کیے تھے۔''

(الانعام:۸۸)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ أَنْ يَعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰهِ شَاهِدِيْنَ عَلىٰ أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ، أُوْلٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِيْ النَّارِ هُمْ خَالِدُوْنَ ﴾

''مشرکوں کا یہ کام نہیں (ان کے لائق نہیں) کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں حالانکہ وہ اپنے اوپر کفر کے گواہ ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال اکارت ہو گئے اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔'' (التوبۃ:۱۷)

اور پھر جو اس حالت میں مرے گا اللہ اس کو ہرگز معاف نہیں کرے گا اور اس پر جنت حرام ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ﴾

''یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔'' (النساء:۴۸)

نیز اللہ سبحانہ نے فرمایا:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾

''یقین مانو جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوگا۔'' (المائدۃ:۷۲)

مُردوں اور بتوں کو پکارنا اور ان سے فریاد کرنا اور ان کے لیے نذر ماننا اور ان کے لیے جانور ذبح کرنا بھی شرک اکبر کی قسموں میں سے ہے۔

شرکِ اصغر: جسے کتاب یا سنت کے نصوص میں شرک کے نام سے موسوم کیا گیا ہو، لیکن وہ شرک اکبر کی قسم سے نہ ہو،

جیسے کسی عمل میں ریا کا پایا جانا، غیر اللہ کی قسم کھانا، یا یوں کہنا: ''اللہ جو چاہے اور فلاں چاہے'' وغیرہ۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الشِّرْكُ الأَصْغَرُ فَسُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ: الرِّيَاءُ))

''مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ جس بات کا خوف ہے' وہ شرک اصغر ہے۔'' چنانچہ آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ ''ریا کاری'' ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے محمود بن لبید انصاری سے بہترین سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ نیز طبرانی

نے اسے کئی عمدہ سندوں سے محمود بن لبید سے اور انہوں نے رافع بن خدیج سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ بِشَيْءٍ دُوْنَ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ))

''جس شخص نے اللہ کے سوا کسی اور چیز کی قسم کھائی، اس نے شرک کیا۔''

اس حدیث کو امام احمد نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے، نیز ابوداؤد اور ترمذی نے اسے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے صحیح سند کے ساتھ اس طرح روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ))
''جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔''

نیز ابوداود نے صحیح اسناد کے ساتھ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا تَقُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ))
''تم مت کہو: ''اللہ جو چاہے اور فلاں چاہے''، بلکہ یہ کہو: ''جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔''

شرک کی یہ قسم ارتداد اور جہنم میں ہمیشگی کا موجب نہیں ہوتی، لیکن کمالِ توحید کے خلاف ہے۔

تیسری قسم : ''شرک خفی'' ہے، اس کی دلیل نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: الشِّرْكُ الْخَفِيُّ يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرىٰ مِنْ نَظَرِ الرَّجُلِ إِلَيْهِ))

''کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لئے مسیح دجال سے زیادہ خطرناک ہے؟'' لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''وہ شرک خفی ہے، آدمی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو کسی کو اپنی طرف دیکھتا پا کر، اپنی

نماز کو سنوارتا ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

شرک کو صرف دو قسموں میں بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے:

❶ -شرک اکبر

❷ -شرک اصغر

جہاں تک شرک خفی کا تعلق ہے تو وہ دونوں قسموں کو شامل ہے۔

چنانچہ وہ شرکِ اکبر میں بھی پایا جاتا ہے، جیسے منافقین کا شرک؛ کیونکہ یہ لوگ اپنے باطل عقائد کو چھپائے رکھتے ہیں اور محض ریاکاری کے طور پر اور اپنی جانوں کے خوف سے

اسلام کو ظاہر کرتے ہیں۔

اسی طرح ''شرک خفی'' کا وقوع ''شرک اصغر'' میں بھی ہوتا ہے، مثال کے طور پر ریا کاری، جیسا کہ محمود بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ کی سابقہ حدیث اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث میں ہے۔ اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

پانچواں سبق:

احسان

رکنِ احسان: احسان یہ ہے کہ آپ اللہ کی عبادت اس طرح کریں گویا آپ اسے دیکھ رہے ہیں، اور اگر آپ اسے نہیں دیکھ رہے ہیں تو (کم از کم یہ تصور تو ہونا ہی چاہیے کہ) بلاشبہ وہ آپ کو دیکھ ہی رہا ہے۔

چھٹا سبق :

نماز کے شرائط

نماز کے شرائط نو ہیں:

❶ - اسلام

❷ - عقل

❸ - تمیز

❹ - با وضو ہونا

❺ - حقیقی نجاست دور کرنا

❻ - شرم گاہ کو چھپانا

❼ - وقت کا داخل ہونا

❽ - قبلہ رخ ہونا

❾-نیت۔

ساتواں سبق:

نماز کے ارکان

نماز کے ارکان چودہ ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں:

(۱)-قدرت ہوتو کھڑے ہونا۔

(۲)-تکبیر تحریمہ۔

(۳)-سورہ فاتحہ پڑھنا۔

(۴)-رکوع۔

(۵)-رکوع کے بعد (قومہ میں) ٹھیک سے کھڑے ہونا۔

(۶)-سات اعضاء پر سجدہ کرنا۔

(۷)-سجدہ سے سر اٹھانا۔

(۸)- دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

(۹)-تمام افعال نماز میں اطمینان ہونا۔

(۱۰)-ارکان میں ترتیب ہونا۔

(۱۱)-آخری تشہد۔

(۱۲)-آخری تشہد کے لئے بیٹھنا۔

(۱۳)- نبی ﷺ پر درود پڑھنا۔

(۱۴)- دونوں جانب سلام پھیرنا۔

آٹھواں سبق:

نماز کے واجبات

نماز کے واجبات آٹھ ہیں:

❶ -تکبیر تحریمہ کے علاوہ بقیہ ساری تکبیرات۔

❷-امام اور منفرد کا "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہنا۔

❸-سب کا "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہنا۔

❹-رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کہنا۔

❺-سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" کہنا۔

❻-دونوں سجدوں کے درمیان ''رَبِّ اغْفِرْ لِيْ'' کہنا۔

❼-تشہد اول۔

❽-تشہد اول کے لئے بیٹھنا۔

نواں سبق:

تشہد کا بیان

تشہد درج ذیل ہے:

«التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ

عَـلَيْكَ أَيُّهَـا الـنَّبِـيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، اَلسَّلَامُ عَـلَيْـنَا وَعَلىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ››

''تمام تعریفیں اور دعائیں (عبادتیں) اور پاکیزہ چیزیں اللہ ہی کے لئے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

پھر نبی ﷺ پر درود پڑھے اور آپ کے لیے برکت کی دعا کرے، درود یہ ہے:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلىٰ إبْرَاهِيْمَ وَعَلىٰ آلِ إبْرَاهِيْمَ، إنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. وَبَارِكْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلىٰ إبْرَاهِيْمَ وَعَلىٰ آلِ إبْرَاهِيْمَ، إنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ))

''اے اللہ محمد پر اور آلِ محمد پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بے شک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے، اور برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بے شک تو خوبیوں والا اور بزرگ ہے۔''

اور پھر آخری تشہد میں عذابِ جہنم اور عذابِ قبر اور زندگی اور موت کے فتنہ اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگے، جو اس طرح ہے:

[((اللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ))

''اے اللہ ! میں جہنم اور قبر کے عذاب اور زندگی وموت اور مسیح دجال کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'']

اور پھر جو دعا پسند ہو پڑھے اور بالخصوص ماثورہ دعائیں، انہی میں سے درج ذیل دعائیں ہیں:

((اللّٰهُمَّ أعِنِّيْ عَلىٰ ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ، اَللّٰهُمَّ إنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْماً كَثِيْراً وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إلَّا أنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إنَّكَ أنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ))

''اے اللہ اپنے ذکر اور شکر اور اپنی بہترین عبادت کے لئے میری مدد فرما۔اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا، لہٰذا اپنی مہربانی سے مجھے معاف کردے اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو ہی معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے''۔

البتہ پہلے تشہد میں شہادتین کے بعد ظہر، عصر، مغرب اور

عشاء میں تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے گا، اور اگر نبی ﷺ پر درود بھی پڑھے تو افضل ہے؛ کیونکہ اس بارے میں وارد احادیث عام ہیں، پھر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو۔

دسواں سبق:

نماز کی سنتیں

نماز کی سنتوں میں سے چند درج ذیل ہیں:

١- دعائے استفتاح پڑھنا۔

٢- حالتِ قیام میں، رکوع سے پہلے ہو یا رکوع کے بعد، دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر سینہ کے اوپر رکھنا۔

٣- تکبیرِ تحریمہ، رکوع کے لئے جھکتے وقت اور رکوع سے

سر اٹھاتے وقت اور تشہدِ اول سے تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت دونوں ہاتھوں کو انگلیاں ملائے ہوئے مونڈھوں یا کانوں کے برابر تک اٹھانا۔

۴- رکوع اور سجدہ میں ایک سے زائد بار تسبیح پڑھنا۔

۵- رکوع سے اٹھنے کے بعد (ربنا ولك الحمد) سے زائد دعا پڑھنا اور دونوں سجدوں کے درمیان ایک سے زائد بار دعائے مغفرت پڑھنا۔

۶- رکوع میں سر کو پیٹھ کے برابر رکھنا۔

۷- سجدہ میں بازؤوں کو پہلوؤں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے دور رکھنا۔

۸- سجدے کی حالت میں دونوں بازؤوں کو زمین سے

اٹھائے ہوئے رکھنا۔

۹- تشہدِ اول میں اور دونوں سجدوں کے درمیان نمازی کا بائیں پیر کو بچھا کر بیٹھنا اور دائیں پیر کو کھڑا کرنا۔

۱۰- تین اور چار رکعت والی نماز ہوتو آخری تشہد میں تورک کرنا، یعنی دائیں پیر کو کھڑا کر کے اس کے نیچے سے بائیں پیر کو نکال کر کولھے کو زمین پر رکھ کر بیٹھنا۔

۱۱- پہلے اور دوسرے تشہد میں بیٹھنے کے وقت ہی سے لے کر تشہد کے اختتام تک شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا اور دعا کے وقت اسے حرکت دینا (ہلانا)۔

۱۲- تشہدِ اول میں محمد اور آل محمد ﷺ پر، نیز ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر صلاۃ وتبریک (درودِ ابراہیمی) پڑھنا۔

۱۳- آخری تشہد میں دعا کرنا۔

۱۴- نمازِ فجر، نمازِ جمعہ، نمازِ عیدین، نمازِ استسقاء اور نمازِ مغرب ونمازِ عشاء کی ابتدائی دو رکعتوں میں قراءت میں جہری کرنا۔

۱۵- نمازِ ظہر ونمازِ عصر میں اور نمازِ مغرب کی تیسری رکعت اور نماز عشاء کی آخری دو رکعتوں میں قراءت آہستہ کرنا۔

۱۶-سورہ فاتحہ کے علاوہ قرآن سے کچھ اور پڑھنا۔

مذکورہ بیان کردہ سنتوں کے علاوہ نماز کی بقیہ واردشدہ سنتوں کا بھی خیال رکھنا چاہیے، مثال کے طور پر: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد امام، مقتدی اور منفرد کا "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" سے زائد دعا پڑھنا کیونکہ یہ سنت ہے، اسی طرح حالت رکوع

میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر اس طرح رکھنا کہ ہاتھوں کی انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں۔

گیارھواں سبق :

مفسداتِ نماز

مفسداتِ نماز آٹھ ہیں اور وہ درج ذیل ہیں:

❶ -علم اور یادداشت رکھتے ہوئے قصداً نماز میں بات کرنا، البتہ بھول کر یا ناواقفیت کی بنا پر بات کرنے والے کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

❷ - ہنسنا۔

❸ - کھانا۔

❹ - پینا۔

❺ - شرمگاہ ظاہر ہونا۔

❻ -قبلہ کے رخ سے بہت زیادہ ہٹ جانا۔

❼ -نماز میں لگاتار بہت زیادہ غیر متعلق افعال کرنا۔

❽ - وضوٹوٹ جانا۔

بارھواں سبق:

وضو کے شروط

وضو کے شروط دس ہیں:

❶ -اسلام۔

❷ -عقل۔

❸ -تمیز۔

❹ -نیت۔

❺ - وضو مکمل ہونے تک نیت باقی رکھنا۔

❻ - سببِ وضو کا ختم ہو جانا۔

❼ - وضو سے پہلے پانی یا پتھر، ڈھیلے وغیرہ سے استنجا کرنا۔

❽ - پانی کا پاک اور مباح ہونا۔

❾ - جِلد تک پانی کے پہنچنے میں حائل رکاوٹ کو دور کرنا۔

❿ - ایسے شخص کے لئے نماز کا وقت داخل ہو جانا جس کی ناپاکی دائمی ہو۔

تیرھواں سبق:

وضو کے فرائض

وضو کے فرائض چھ ہیں:

❶ - چہرہ دھونا، اسی میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی

شامل ہے۔

❷-دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

❸-پورے سر کا مسح کرنا،اسی میں کانوں کا مسح کرنا بھی داخل ہے۔

❹-دونوں پیروں کوٹخنوں سمیت دھونا۔

❺-ترتیب۔

❻- تسلسل یعنی پے در پے دھونا۔

چہرہ ، دونوں ہاتھ اور دونوں پیروں کا تین تین بار دھونا مستحب ہے، اسی طرح تین بار کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی مستحب ہے۔لیکن فرض صرف ایک بار کرنا ہے، البتہ سر کا مسح ایک سے زائد بار کرنا مستحب نہیں ہے، جیسا کہ صحیح حدیثوں سے پتہ چلتا ہے۔

چودھواں سبق:

وضو کے نواقض

وضو کے نواقض چھ ہیں:

❶ - پیشاب و پائخانے کے راستے سے نکلنے والی چیز۔

❷ -جسم سے نکلنے والی سخت نجاست۔

❸ - نیند یا کسی اور وجہ سے عقل کا زائل ہونا۔

❹ -اگلی یا پچھلی شرمگاہ کو بغیر کسی حائل کے ہاتھ سے چھونا۔

❺ - اونٹ کا گوشت کھانا۔

❻ - اسلام سے مرتد ہو جانا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سارے مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے۔

ایک اهم تنبیه : جہاں تک میت کو غسل دینے

کا تعلق ہے، تو صحیح بات یہ ہے کہ اس کی وجہ سے غسل دینے والے کا وضو نہیں ٹوٹتا، اور یہی اکثر اہلِ علم کا قول ہے؛ کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، البتہ اگر غسل دینے والے کا ہاتھ میت کی شرمگاہ سے بغیر کسی حائل کے چھو جائے تو اس پر وضو کرنا واجب ہے۔

غسل دینے والے پر واجب یہ ہے کہ وہ میت کی شرمگاہ کو بغیر کسی حائل کے ہاتھ نہ لگائے۔ اسی طرح عورت کو چھو لینا بھی علماء کے صحیح تر قول کے مطابق مطلقاً ناقض وضو نہیں ہے، چاہے شہوت سے ہو یا بغیر شہوت، جب تک کہ اس سے کوئی چیز نہ نکلے، اس لئے کہ نبی ﷺ نے اپنی بعض بیویوں کا بوسہ لیا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

جہاں تک سورہ نساء اورسورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿أَوْ لَـمَسْتُم النِّسَاءَ﴾ (یاتم نے عورتوں کو چھولیا ہو) کا تعلق ہے، تو علماء کے صحیح تر قول کے مطابق اس سے جماع مراد ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سلف وخلف کی ایک جماعت کا یہی قول ہے۔ واللہ ولی التوفیق.

پندرهواں سبق:

ہرمسلمان کے لیے مشروع اخلاق سے مزین ہونا

ان اخلاق سے مزین ہونا جو ہرمسلمان کے لیے مشروع ہیں، انہی میں سے چند حسب ذیل ہیں:

❶- سچائی۔

❷- امانت داری۔

❸- پاکدامنی۔

❹- شرم وحیا۔

❺- شجاعت۔

❻- سخاوت۔

❼- وفاداری۔

❽- اللہ تعالیٰ کی تمام حرام کردہ چیزوں سے دور رہنا۔

❾- بہتر ہمسائیگی۔

❿- حسب استطاعت ضرورت مند کی مدد کرنا۔

ان کے علاوہ دیگر وہ اخلاق جن کی مشروعیت کتاب یا سنت سے ثابت ہے۔

سولھواں سبق:

اسلامی آداب سے آراستہ ہونا

اسلامی آداب سے آراستہ وپیراستہ ہونا،جن میں سے چندحسب ذیل ہیں:

❶- سلام کرنا۔

❷- خندہ پیشانی سے پیش آنا۔

❸- دائیں ہاتھ سے کھانا پینا۔

❹- کھانا شروع کرتے وقت " بسم اللہ " اور فارغ ہونے کے بعد " الحمد لله " پڑھنا۔

❺- چھینک آنے کے بعد "الحمد لله " کہنا۔

❻- چھینکنے والا " الحمد لله " کہے تو اس کا جواب دینا۔

❼-مریض کی عیادت کرنا۔

❽- نماز پڑھنے اور دفن کے لیے جنازے کے پیچھے جانا۔

❾ -مسجد یا گھر میں داخل ہوتے یا نکلتے وقت،سفر کے وقت، والدین، رشتہ داروں، پڑوسیوں، بڑوں اور چھوٹوں کے ساتھ برتاؤ کرنے میں، نومولود کی تہنیت اور شادی کی مبارکباد دینے میں،مصیبت زدہ شخص کی تعزیت کرنے میں اوران کے علاوہ کپڑے پہننے اوراتارنے، جوتے پہننے اور نکالنے وغیرہ میں اسلامی آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔

سترھواں سبق:

شرک اور دیگر گناہوں سے آگاہی

شرک اور مختلف قسم کے گناہوں سے بچنا اوران سے متنبہ

وآ گاہ رہنا، انہی میں سے سات ہلاک و برباد کردینے والے گناہ ہیں جوحسب ذیل ہیں:

❶- اللہ کے ساتھ شرک۔

❷- جادو۔

❸- کسی ایسے آدمی کی ناحق جان لینا جس کو اللہ نے حرام کیا ہو۔

❹- سود کھانا۔

❺- یتیم کا مال کھانا۔

❻- میدانِ جنگ سے فرار ہونا۔

❼- بھولی بھالی پاکدامن مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا۔

انہی گناہوں میں سے چند درج ذیل ہیں:

❶ - والدین کی نافرمانی۔

❷ - رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کرنا۔

❸ - جھوٹی گواہی دینا۔

❹ - جھوٹی قسمیں کھانا۔

❺ - پڑوسی کو تکلیف دینا۔

❻ - لوگوں کی جان، مال اور عزت وآبرو پر زیادتی کرنا۔

❼ - نشہ آور چیزیں استعمال کرنا۔

❽ - جوا کھیلنا۔

❾ - غیبت۔

❿ - چغل خوری۔

اور ان کے علاوہ دیگر وہ چیزیں جن سے اللہ عزوجل، یا

اس کے رسول ﷺ نے منع کیا ہے۔

اٹھارھواں سبق:

میت کی تجہیز وتکفین، جنازہ اور تدفین

اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اولاً: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین:

جب کسی شخص پر موت کے آثار ظاہر ہوجائیں تو اسے " لَا اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰهُ" کی تلقین کرنی چاہیے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

«لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ»

تم اپنے مُردوں کو "لَااِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰهُ" کی تلقین کرو۔
(صحیح مسلم)

اس حدیث میں مُردوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر موت کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں۔

ثانیاً:

جب کسی کی موت کا یقین ہو جائے تو اس کی آنکھیں بند کر دی جائیں اور اس کے جبڑے باندھ دیے جائیں؛ کیونکہ اس کے بارے میں حدیث وارد ہے۔

تیسرا:

مسلمان میت کو غسل دینا واجب ہے، لیکن اگر وہ جنگ میں شہید ہوا ہے تو اسے نہ غسل دیا جائے گا اور نہ اس پر جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی، بلکہ اسے انہی کپڑوں میں دفن کر دیا جائے گا؛ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے شہدائے احد کو نہ تو غسل دیا

تھا، اور نہ ہی ان پر جنازہ کی نماز پڑھی تھی۔

چوتھا: میت کو غسل دینے کا طریقہ

میت کو غسل دینے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی شرمگاہ کو ڈھانپ دیا جائے، پھر اسے تھوڑا اٹھایا جائے اور اس کے پیٹ کو آہستہ سے دبایا جائے، پھر غسل دینے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا یا اسی قسم کی کوئی چیز لپیٹ لے اور اس سے اس کی نجاست صاف کرے، پھر اسے نماز کے وضو کی طرح وضو کرائے، پھر پانی اور بیری یا اسی قسم کی کسی اور چیز سے اس کا سر اور داڑھی دھوئے، پھر اس کے دائیں پہلو کو، پھر بائیں پہلو کو دھوئے، پھر اسی طرح دوسری اور تیسری بار اسے غسل دے، ہر دفعہ اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرے اور اگر اس سے

کوئی چیز نکلے تو اسے دھو دے اور وہ جگہ روئی وغیرہ سے بند کردے، اگر نجاست کا نکلنا بند نہ ہو تو خالص نرم مٹی یا جدید طبی ذرائع مثلاً ٹیپ وغیرہ سے اس کو بند کردے۔

پھر میت کو دوبارہ وضو کرائے، اور اگر تین بار میں صفائی حاصل نہ ہو تو پانچ یا سات دفعہ غسل دے، پھر اسے کپڑے سے سکھا دیا جائے ورسجدہ کی جگہوں اور جوڑوں پر خوشبو لگا دی جائے اور اگر سارے جسم کو خوشبو لگائی جائے تو بہتر ہے، اوراس کے کفن کو (خوشبودار) دھونی دی جائے، اوراگراس کے مونچھ یا ناخن لمبے ہوں تو ان کو کاٹ دیا جائے، اور اگر ویسے ہی چھوڑ دیے جائیں تو کوئی حرج نہیں، لیکن بالوں میں کنگھی نہ کی جائے، زیرناف کے بال نہ مونڈے جائیں اور

ختنہ نہ کیا جائے ، کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، اورعورت کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا کر اس کی پشت پر چھوڑ دی جائیں۔

پانچواں: میت کوکفن دینا:

افضل یہ ہے کہ مرد کو تین سفید کپڑوں میں کفنایا جائے ، جن میں قمیص اور عمامہ نہ ہوجیسا کہ نبی ﷺ کے ساتھ کیا گیا، میت کو ان کپڑوں میں اچھی طرح لپیٹ دیا جائے اور اگر قمیص،تہبند اور چادر میں کفنایا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنایا جائے: قمیص، اوڑھنی ، تہبند اور دو چادریں۔

چھوٹے بچہ کو ایک تا تین کپڑوں میں کفنایا جائے گا اور

چھوٹی بچی کو ایک قمیص اور دو چادروں میں کفنایا جائے گا۔

ویسے سب کے لیے واجب صرف ایک کپڑا میں کفن دینا ہے جو پورے جسم کو ڈھانک لے۔لیکن مرنے والا اگر حالتِ احرام میں تھا تو اسے پانی اور بیری سے غسل دیا جائے گا اوراسی چادر اور تہ بند میں یا ان کے علاوہ کپڑے میں کفنایا جائے گا،البتہ اس کا سر اور چہرہ نہیں ڈھانکا جائے گا اور نہ ہی اسے خوشبو لگائی جائے گی، کیونکہ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث سے ثابت ہے، قیامت کے دن وہ شخص تلبیہ پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا، اسی طرح اگر حالت احرام میں مرنے والی عورت ہے تو دیگر عورتوں کی طرح اسے بھی کفنایا جائے گا لیکن اسے خوشبو نہیں لگائی جائے گی، اور نہ ہی اس کے چہرہ کو نقاب

سے اور ہاتھوں کو دستانے سے ڈھانکا جائے گا، بلکہ اس کے ہاتھوں اور چہرے کو اسی کپڑے سے ڈھانکا جائے جس میں وہ کفنائی گئی ہے، جیسا کہ عورت کو کفنانے کے طریقے کا بیان گذر چکا۔

چھٹا: نماز جنازہ:

میت کو غسل دینے، اس کی نماز جنازہ پڑھانے اور اس کو دفن کرنے کا سب سے زیادہ حقدار اس کا وصی ہے (وہ مرد جس کو مرنے والے نے وصیت کی ہو) اور پھر باپ، پھر دادا اور پھر درجہ بدرجہ میت کا قریب ترین رشتہ دار حقدار ہے۔

اسی طرح عورت کو غسل دینے کی سب سے زیادہ حقدار اس کی وصیہ ہے (وہ عورت جس کو میت نے وصیت کی ہو) اور پھر

ماں پھر دادی اور پھر عورتوں میں درجہ بدرجہ قریب ترین رشتہ دار عورت حقدار ہے۔

شوہر اور بیوی میں سے ہر ایک کو ایک دوسرے کو غسل دینے کا حق ہے، اس لیے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی بیوی نے غسل دیا، اور اس لیے بھی کہ علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔

ساتواں: نماز جنازہ کا طریقہ:

نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں گی:

❶ - پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی اور اگر اس کے بعد کوئی چھوٹی سورت یا ایک دو آیتیں پڑھ لے تو بہتر ہے، کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس سلسلہ میں صحیح حدیث وارد

ہے۔

❷- دوسری تکبیر کہہ کر نبی ﷺ پر تشہد میں درود پڑھنے کی طرح درود پڑھے۔

❸- تیسری تکبیر کہہ کر یہ دعا پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلىٰ الإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلىٰ الإِيْمَانِ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقّٰى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَاراً خَيْراً مِنْ

دَارِهِ وَأَهْلاً خَيْراً مِنْ أَهْلِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَـذَابِ الْـقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَـوِّرْ لَـهُ فِيْـهِ، اَلـلّٰهُـمَّ لَا تَـحْـرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ))

''اے اللہ! ہمارے زندوں اور مُردوں اور ہمارے حاضر وغائب اور ہمارے چھوٹوں اور بڑوں اور ہمارے مَردوں اور عورتوں کو بخش دے، اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو وفات دے اس کو ایمان پر وفات دے، اے اللہ! اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اس کو عافیت میں رکھ اور اس سے درگذر فرما اور اس کی

باعزت مہمانی فرما اور اس کی قیام گاہ کو کشادہ کر اور اس کو پانی، برف اور اولوں سے دھودے اور اسے گناہوں اور غلطیوں سے ایسا پاک کردے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے اور اس کو اس کے گھر کے بدلے اس سے بہتر گھر اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما اور اسے عذاب قبر اور عذاب جہنم سے بچالے اور اس کے لئے اس کی قبر کو کشادہ کر اور اس کے لئے اس میں روشنی کردے، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے پیچھے ہمیں گمراہ نہ کر۔''

❹ - پھر چوتھی تکبیر کہہ کر اپنے دائیں جانب ایک سلام

پھیرے۔

مستحب یہ ہے کہ ہر تکبیر کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھائے، اور اگر میت عورت ہو تو ''اَللّٰهُمَ اغْفِرْ لَهَا...'' (آخر تک) کہے، اور اگر جنازے دو ہوں تو ''اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا...'' (آخر تک) کہے، اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو'' اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ ...'' (آخر تک) کہے۔ (اور صرف عورتیں ہوں تو ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُنَّ..'' آخر تک کہے)

اور اگر میت نابالغ ہو تو دعائے مغفرت کے بجائے یہ دعا پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرْطاً وَذُخْراً لِوَالِدَيْهِ وَشَفِيْعاً مُجَاباً، اَللّٰهُمَّ ثَقِّلْ بِهِ مَوَازِيْنَهُمَا وَأَعْظِمْ بِهِ

أُجُوْرَهُمَا وَأَلْحِقْهُ بِصَالِحِ سَلَفِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاجْعَلْهُ فِيْ كَفَالَةِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقِهِ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِيْمِ))

''اے اللہ! اس کو آگے جانے والا اور اپنے ماں باپ کے لئے ذخیرہ اور ایسا سفارشی بنا جس کی سفارش قبول کی جا چکی ہو، اے اللہ! اس کی وجہ سے اس کے والدین کے اعمال کا پلہ وزنی کر دے اور ان کا اجر بڑھا دے اور اس کو نیک اہلِ ایمان میں شامل فرما اور ابراہیم علیہ السلام کی کفالت میں دے دے اور اپنی مہربانی سے اس کو عذابِ دوزخ سے بچالے۔''

سنت یہ ہے کہ امام، مرد کے سر کے برابر میں اور عورت

کے جنازہ کے بیچ میں کھڑا ہو، اور اگر کئی جنازے جمع ہوں تو مرد کا جنازہ، امام سے متصل اور عورت کا جنازہ قبلہ کی جانب ہو، اور اگر ان کے ساتھ بچے بھی ہوں تو بچہ کا جنازہ عورت سے پہلے اور پھر عورت کا اور پھر بچی کا جنازہ رکھا جائے اور بچہ کا سر اور عورت کی کمر مرد کے جنازہ کے سر کے برابر میں ہو، اور اسی طرح بچی کا سر عورت کے جنازہ کے سر کے برابر میں اور اس کی کمر مرد کے سر کے برابر میں ہوگی۔

تمام نمازی امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے، الا یہ کہ اگر کوئی ایک نمازی امام کے پیچھے جگہ نہ پائے تو امام کے دائیں جانب کھڑا ہوگا۔

آٹھواں: دفن کرنے کا طریقہ:

مشروع یہ ہے کہ آدمی کی کمر تک قبر گہری کی جائے اور اس میں قبلہ کی طرف لحد بنائی جائے، میت کو لحد میں داہنے پہلو پر لٹایا جائے اور اس کے کفن کی گرہیں کھول کر چھوڑ دی جائیں انہیں نکالا نہ جائے، میت خواہ مرد ہو یا عورت اس کا چہرہ نہ کھولا جائے، پھر لحد کے اوپر سے کچی اینٹیں رکھ کر مٹی سے لیپ کر دیا جائے تا کہ اینٹیں مضبوط پکڑ لیں اور میت تک مٹی نہ جانے دیں، اگر اینٹیں نہ مل سکیں تو ان کی جگہ تختے یا پتھر یا لکڑی لگا دی جائے جو لحد میں مٹی گرنے سے بچاؤ کرے، پھر اس پر مٹی ڈالی جائے، مٹی ڈالتے وقت" بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلىٰ مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" پڑھنا مستحب ہے۔ مٹی ڈالنے کے بعد قبر

ایک بالشت کے برابر اونچی کردی جائے اور اگر دستیاب ہوتو قبر کے اوپر کنکریاں ڈال دی جائیں اور پانی چھڑک دیا جائے۔

جنازہ کے ساتھ جانے والوں کو چاہیے کہ دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہوں اور میت کے لیے دعا کریں، کیونکہ نبی ﷺ جب میت کو دفن کرکے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوتے اور فرماتے: ''اپنے بھائی کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کیا جائے گا۔''

نواں:

اگر کسی کو جنازہ کی نماز نہیں مل سکی تو اس کے لیے دفن کے

بعد سے لے کر تقریباً ایک مہینے کے اندر اندر نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے ایسا کیا ہے، لیکن اگر میت کو دفن کئے ہوئے ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہو تو قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں؛ کیونکہ نبی ﷺ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ میت کو دفن کر دینے کے ایک مہینہ کے بعد آپ ﷺ نے قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی ہو۔

دسواں:

میت کے گھر والوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ لوگوں کے لیے کھانا بنائیں؛ کیونکہ صحابی جلیل جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میت کو دفن کرنے کے بعد اہل میت کے گھر جمع ہونے اور (ان کا ہمارے لیے) کھانا تیار کرنے کو ہم لوگ

نوحہ شمار کرتے تھے۔'' (اسے امام احمد نے بسند حسن روایت کیا ہے)

البتہ اہل میت کے لیے یا ان کے مہمانوں کے لیے کھانا تیار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔میت کے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کے لیے مشروع ہے کہ وہ اہل میت کے لیے کھانا تیار کریں؛ کیونکہ جب نبی ﷺ کو ملک شام میں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر ملی تو آپ نے اپنے گھر والوں کوحکم دیا کہ جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا بنائیں اور فرمایا: ''ان کے پاس ایسی خبر آئی ہے جس نے انہیں غافل کر دیا ہے۔''

میت کے گھر والوں کے یہاں ہدیہ کے طور پر جو کھانا آیا ہو، اس کھانے پر وہ اپنے پڑوسیوں وغیرہ کو بلا لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور ہمارے علم کے مطابق اس سلسلہ میں

وقت کی شرعاً کوئی تحدید نہیں ہے۔

گیارھواں:

عورت کے لیے کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں، البتہ اپنے شوہر کے انتقال پر چار مہینہ دس دن سوگ منانا واجب ہے، لیکن اگر عورت حاملہ ہے تو ایسی صورت میں حمل جننے تک سوگ منائے گی، جیسا کہ نبی ﷺ کی صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

البتہ مرد کے لیے اپنے کسی عزیز وغیرہ کے انتقال پر سوگ منانا جائز نہیں۔

بارھواں:

مردوں کے لیے اہلِ قبور کے حق میں دعا کرنے، ان کے

لیے رحمت طلب کرنے اور موت و ما بعد الموت کو یاد کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً قبروں کی زیارت کرنا مسنون ہے؛ کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((زُوْرُوْا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الآخِرَةَ))

''قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ تمھیں آخرت کی یاد دلاتی ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے۔

نیز رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبروں کی زیارت کریں تو یہ دعا پڑھیں:

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ، يَرْحَمِ اللّٰهُ

الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ))

''اے اس دیار کے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو، اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے پاس یقیناً پہنچنے والے ہیں، ہم اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے جو پہلے جاچکے اور جو بعد میں آنے والے ہیں ان پر رحم فرمائے۔''

البتہ عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت جائز نہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، اور اس لئے بھی کہ عورتوں کے قبروں پر جانے میں فتنہ کا خطرہ ہے اور ان سے بے صبری کے مظاہرہ کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح عورتوں کے لیے قبرستان تک جنازہ کے پیچھے

جانا بھی جائز نہیں ، کیونکہ نبی ﷺ نے انہیں اس سے منع فرمایا ہے۔ البتہ میت پر مسجد یا نماز گاہ میں جنازہ کی نماز پڑھنا مرد اور عورت سب کے لئے مسنون ہے۔

وصلى الله وسلم على نبينا محمد، وآله وصحبه.

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ نمبر
مقدمہ از مولف................................	۳
سبق (۱) سورہ فاتحہ اور قصار سور کی تعلیم..........	۴
سبق (۲) ارکان اسلام...................	۴
سبق (۳) ارکان ایمان.......................	۸
سبق (۴) توحید کی اور شرک کے اقسام..........	۹
سبق (۵) رکن احسان.....................	۲۱
سبق (٦) نماز کے شرائط.....................	۲۲
سبق (۷) نماز کے ارکان.....................	۲۳

سبق (۸) نماز کے واجبات ۲۴
سبق (۹) تشہد کا بیان ۲۵
سبق (۱۰) نماز کی سنتیں ۳۰
سبق (۱۱) مفسدات نماز ۳۴
سبق (۱۲) وضو کے شرائط ۳۵
سبق (۱۳) وضو کے فرائض ۳۶
سبق (۱۴) وضو کے نواقض ۳۸
سبق (۱۵) مسلمان کے لیے شرعی اخلاق ۴۰
سبق (۱۶) اسلامی آداب ۴۲
سبق (۱۷) شرک اور دیگر گناہوں سے خبردار رہنا ۴۳
سبق (۱۸) میت کی تجہیز و تکفین، جنازہ اور تدفین ۴۶

میت کو غسل دینا ۴۷
میت کو کفن پہنانا ۵۰
نماز جنازہ کا طریقہ................................ ۵۳
نماز جنازہ میں کون سی دعا پڑھی جاتی ہے؟........ ۵۴
میت کو دفن کرنے کا طریقہ........................ ۶۰
کسی کا جنازہ چھوٹ جائے تو کیا کرے؟......... ۶۱
میت کے گھر کھانا.................................. ۶۲
میت پر سوگ منانا.................................. ۶۴
قبروں کی زیارت کرنا.............................. ۶۴
عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت جائز نہیں...... ۶۶
فہرت مضامین..................................... ۶۸